www.KitaboSunnat.com

بات جتنی سادہ ہے آپ نے اتنی تبنگڑ بنا دی

مولانا عزیز زبیدی

معزز معاصر "فکر و نظر" کا مندرجہ بالا تبصرہ، زیر نظر اداریہ کے مندرجات سے کم تعلق رکھتا ہے، زیادہ تر اس کا تعلق اپنے مفروضات سے ہے۔ اس لیے تفصیلی جواب سے پہلے ہم قارئین سے درخواست کریں گے کہ ہمارے اداریہ کو آپ ایک بار اور پڑھ لیں، آپ کو اندازہ ہو جائے گا، کہ بات جتنی سادہ ہے، اتنا اس کو تبنگڑ کیوں بنا دیا؟ (ملاحظہ ہو "محدث" دسمبر ۷۱ء ص ۲ تا ۹)

معزز معاصر کے تبصرہ کا حاصل یہ ہے۔

۱۔ ہمارا یہ نظریہ غلط ہے کہ "سلف صالحین" جماعت تو تھے مگر ان کو تنظیم کی ضرورت نہیں تھی، بلکہ تھی اور جتنے ارکان دین ہیں وہ اس پر شاہد ہیں کہ ان کی پشت پر تنظیم تھی۔

۲۔ دوسری یہ کہ ہم نے اسلاف کو "فکر مربوط" "وحدت عملی اور احساس بصیر" کا حامل کہہ کر اپنے نظریہ کی تردید کر دی ہے کہ تنظیم نہیں تھی، گویا کہ بیان میں تضاد ہے۔

۳۔ "کتاب و سنت کی غلامی" کی اصطلاح مسلک اہلحدیث کے منافی ہے کیونکہ وہ "اللہ کی غلامی کے سوا باقی ہر غلامی کو روح اسلام کے منافی تصور کرتا ہے۔

۴۔ حنفی، شافعی جیسی نسبتوں سے جان چھڑائی گو چھوٹی بھی نہیں کیونکہ سلفی کے معنی بھی وہی ہیں جو ایک شافعی اور حنفی کہلانے کے ہیں کیونکہ سنت بھی تو اشخاص ہی تھے۔

۵۔ حدیث "لا تزال طائفة من امتی" کا مصداق اہلحدیثوں کو بتانا صحیح نہیں ہے، معاصر کے نزدیک یہ ایک دعا ہے اور جماعتوں کو دعاوی سے پرہیز کرنا چاہیے، دعووں سے نہیں عمل صالح سے اپنی عظمت کا ثبوت مہیا کرنا چاہیے، گویا کہ اب کے ہمیں معاصر نے "وعظ شریف" فرمایا ہے۔

نمبر وار جتنے اعتراض آپ کے سامنے رکھے گئے ہیں، اگر ان کو اداریہ کے سیاق میں رکھ کر پڑھا جائے تو اعتراض کی صورت ہی پیدا نہیں ہوتی، ہاں وہاں سے اچک کر ان کا مشاہدہ کیا جائے تو یہ صرف اعتراض

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہیں بہت بڑی کافری بھی ہو گی ۔ اس لیے ہم مکرر عرض کریں گے کہ قارئین اداریہ کو خود ایک دفعہ اور مزید پڑھ لیں" ایک پنجابی کے محاورے کے مطابق " سو گلاں دی گل جے اک "

اب آپ تفصیلی مگر مختصر لفظوں میں نمبر داران کا جواب ملاحظہ فرمائیں ۔

۱ : ہم نے قطعاً یہ نہیں لکھا کہ اسلاف کو تنظیم کی مطلقاً ضرورت نہیں تھی یا ان میں تنظیم ہی نہیں تھی، بلکہ ہم نے یہ کہا تھا کہ ہماری طرح انکو تنظیم کی ضرورت نہیں تھی ۔ (ملاحظہ ہو "محدث" دسمبر ص۳ سطر ۱)

" ہماری طرح" پر غور فرمائیں گے تو اعتراض باقی نہیں رہے گا، کیونکہ آج کل جماعت سازی کے لیے بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ اس میں شخصی و گروہی مصالح' اغراض اور تکلفات کا بڑا دخل ہوتا ہے ۔ بہر حال اسلاف کی تنظیم" قدرتی" تھی، مصنوعی نہیں تھی۔ ان کی جماعت، جماعت سازی کی مہم کی رہین منت نہیں تھی۔ اس لیے ہم نے اسے" قدرتی تنظیم" سے تعبیر کیا ہے (ملاحظہ ہو محدث ص۲ سطر ۵)

۲ : اس میں بھی تضاد نہیں ہے بلکہ اس" قدرتی تنظیم" کا ذکر ہے جس کا ۱ میں ذکر کیا گیا ہے ۔

۳ : ہمارے نزدیک کتاب اللہ کی طرح "سنت رسول اللہ" بھی وحی الٰہی ہے ۔ وہ "وحی متلو" ہے اور یہ " وحی غیر متلو" ۔ وحی الٰہی " منشا الٰہی" کی ایک تعبیر ہے' جس کی غلامی ہمیں مطلوب ہے ۔ لیکن معاصر فکر و نظر کو اس سے صرف اس لیے وحشت ہوئی ہے کہ" ادارہ فکر و نظر کو" حدیث اور سنت رسول ؐ کے سلسلہ میں شرح صدر حاصل نہیں ہے" اگر یہ کہا جائے کہ اعتراض ۳ کا محرک بھی یہی انقباض ہے تو اس میں مبالغہ نہیں ہوگا، آپ بھی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنے کی کوشش فرمائیں۔ امید ہے آپ بھی ہم سے اتفاق ہی کرینگے

۴ : سلفی والا اعتراض بھی خوب ہے، شاید موصوف "سلفی" کا مفہوم نہیں سمجھتے، ورنہ " سلفی" کو "حنفی شافعی" کے مترادف بالکل نہ قرار دیتے۔

ہمارے نزدیک سلفی سے مراد" علی سبیل البدلیۃ افرادِ اسلاف کی اتباع نہیں ہے بلکہ وہ جذبہ' اصول اور وطیرہ ہے جس میں کتاب و سنت کی پیروی کے لیے کسی "غیر نبی" کی وساطت کو شرط اور وجہ کشش کا درجہ حاصل نہیں ہوتا ۔ بلکہ اس کا اصل محرک قرآن حکیم اور اسوۂ حسنہ کی ذاتی کشش ہوتی ہے کسی غیر مجوزہ فلسفہ اور حکمت کی سفارش نہیں ہوتی ۔ اس انداز نظر کو قرآن نے " اتبع سبیل من اناب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیّ "(پ ۲۱: لقمان ع ۲) سے تعبیر کیا ہے۔ اور" قید وساطت" کو قرآن حکیم نے " غیر سبیل المومنین۔ پ ۵ : النساء ع ۱۷) کے نام سے ذکر فرمایا ہے۔ ہاں کسی غیر نبی کی تشریح اور توضیح سے استفادہ کرنا اور بات ہے۔ اس کے شخصی افکار کو" دین" سمجھنا دوسری بات ہے۔ پس اس فرق کو ملحوظ رکھنے کے بعد، ذہنی الجھن کو دور ہو جانا چاہیے، اسے نباہنا نہیں چاہیے کیونکہ بات دین کی ہے مناظرہ کی نہیں ہے۔

۵۔ حدیث "لاتزال طائفۃ" کا مصداق اہلحدیث کو قرار دینے کو فرقہ پرستی یا دعاوی سے تعبیر کرنا ادراک کی نافہمی کی علامت ہے ہم نے اہلحدیث کو بطور ایک فرقہ کے نہیں، بلکہ ایک تحریک ایک نظریہ اور ایک روح کے طور پر حسب حال مختلف ادوار میں مختلف مناظر کے اندر جاری وساری دکھایا ہے اور" لاتزال طائفۃ من امتی" کے الفاظ سے اس کو تعبیر کیا ہے یہ تحریک ایک اصلاحی تحریک ہے فریق نہیں ہے لیکن یہ اس امر کی مدعی ہے کہ: "اس امت کے آخری طبقہ کی اصلاح صرف انہی چیزوں سے ممکن ہے جن سے طبقہ اولی کی اصلاح ہوئی تھی، ایک اور روایت کے مطابق فرمایا:۔ اس امت کے آخری طبقہ کی فلاح و کامیابی صرف انھی طریقوں سے ہو سکے گی جن سے اس کے پہلے طبقہ کو فلاح نصیب ہوئی تھی۔" (امام مالک۔) بس اسی ذوق و فراست کی بناء پر وہ "سنت رسول" کے احیاء پر مصر ہے۔

یہ وہ امتیازی بات ہے جو دوسرے تمام مروج نظام ہائے اصلاح سے بالکل مختلف ہے کیونکہ یہ تحریک حتی الوسع پہلے انہی ذرائع اور طریق کار کی طرف رجوع کرتی ہے اور عہد رسالت اور خلفائے راشدین کے مبارک دور میں اختیار کیے گئے تھے اور ان کے برعکس اصلاح حال کے لیے ہر جدت طرازی کو بدعت اور سنت جاہلیت تصور کرتی ہے الا یہ کہ وہ کوئی مادی ذریعہ ہو اور اب اس سے بڑھ کر اور کوئی سائینٹیفک ذریعہ ہاتھ آگیا ہو، جیسے تیر وسناں کی جگہ اب ایٹمی توانائیوں کا استعمال ہے۔ بہرحال یہ تحریک دنیا میں فریق بننے کے بجائے جسم میں ایک روح کی طرح دنیا کی روحانی صحت اور زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے اس کے جسم میں جاری وساری اور متحرک رہتی ہے اس سے صرف وہ لوگ بدکتے ہیں جو قلب و نگاہ کے عتیاب سے بیمار ہوتے ہیں جیسے دوا سے جسمانی بیمار ایک گونہ کوفت محسوس کرتا ہے۔

باقی رہا جناب کا یہ "وعظ شریف" کہ عمل صالح سے اپنی عظمت کا سکہ بٹھائیں ہم آپ کے شکر گزار ہیں مگر افسوس! یہ کوئی تنازعہ فیہ بات نہیں تھی جس کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ اس لحاظ سے ہم سب، آپ کے سمیت، اسی ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ خدا ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ